زنانہ اخبار

مہینے میں دوبار

مصباح

جلد ۴ — نمبر ۹

۱۵-اپریل ۱۹۳۰ء — ۱۵-ذیقعدہ ۱۳۴۸ھ

چندہ سالانہ ۲ روپے ۸ آنے

ایڈیٹر

قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون نگار
عورتوں کا حق نمایندگی	۳/۷	ڈاکٹر محمد رمضان صاحب
مغربی تقلید	۷/۹	آر۔ ایس۔ مس عبدالغنی بٹالہ
کلمات حکمت	۹/۱۱	اہلیہ بابو فتح محمد صاحب کراچی
مصباح کی اشاعت کی تحریک	۱۲/۱۴	کنیز فاطمہ بانو قادیان
رپورٹ ہائے مزنگ۔ گجرات	۱۵/۱۶	
عورتوں کا محکوم جزیرہ	۱۶/۱۷	
لیموں کے فائدے	۱۷/۱۸	
دعا	۱۸	لیاقت زمانی بیگم

[…]قت
[…]و عبادت

[…] آئے بصد شان آئے
[…]ے لئے حق سے فرمان آئے

[…]ام آیا
[…]ی اس کا الہام آیا

خدا کی ہمیشہ سے سُنّت یہی ہے
تقاضائے ربّی محبّت یہی ہے
وہ الہام کرتا ہے عادت یہی ہے
کمالِ حقیقی و حکمت یہی ہے

ہدایت ہماری سب الہام سے ہے
کہ سب زندگانی ہی اسلام سے ہے

وہ ہمدردِ انسان ہے دشمن نہیں ہے
کبھی فضل سے خالی دامن نہیں ہے
ہے ظاہر پس پشت چلمن نہیں ہے
پس اُٹھے پیاری بہنو! یہ ممکن نہیں ہے

بھٹک جائے مخلوق ساری۔ وہ چپ ہو
ہو شیطان کا سکہ جاری۔ وہ چپ ہو

صدی چودھویں دورِ شیطان کا تھا
ہر اک دشمنِ جان قرآن کا تھا
زمانہ یہ کفر اور طغیان کا تھا
یہ دنیا ہی مقصد مسلمان کا تھا

ضرورت تھی دنیا کو ہادی کسی کی
اسے چاہیئے تھی منادی کسی کی

مری بہنو! آیا خدا کا وہ ہادی
مریضوں کو تائیدِ حق سے شفا دی
ہمیں آ کے حق بات اس نے سُنادی
بس اسلام کی مُردہ بستی جلادی

وہ دُنیا میں پھر لے کے اسلام آیا
مجسّم ازالہ اوہام آیا

خدا نے کی تائید اس رہنما کی
مگر تا چلی اس کے آگے عدا کی
کہ ہر اک نے تکذیب گو بر ملا کی
کشش دی خدا نے اسے کیا بلا کی

کہ اس کے لئے اک جہاں کھینچ لایا
پڑے سب کہاں تھے کہاں کھینچ لایا

خدا کے لئے بہنو! سوچو ذرا تم
کلامِ خدا ہاتھ میں لو ذرا تم
خدا کی یہ تائید دیکھو ذرا تم
تو مضمون حزب اللہ سمجھو ذرا تم

تم ایمان لاؤ خدا کے نبیؐ پر
کہ رحمت خدا کی ہو نازل سبھی پر

والسلام
راقمہ لطیف بیگم
دختر ملک برکت علی صاحب جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ گجرات (پنجاب)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۳۰ء

عورتوں کا حق نمائندگی

سابقہ مجلس مشاورت پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا ارشاد

پچھلے سال مجلس مشاورت میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف سے یہ مسئلہ پیش ہوا تھا کہ آیا عورتوں کو اس میں نمائندگی کا حق دیا جائے یا نہ۔ جسپر بہت گرما گرم بحث ہوئی اخیر میں آپنے فرمایا کہ قرآن شریف میں کوئی ایسی نص موجود نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ عورتیں رائے دینے کی مجاز نہیں (کیونکہ بہت سے احباب انکے رائے دینے کے ہی خلاف تھے) اجتہاد الگ امر ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں متعدد ایسے واقعات ملتے ہیں جن سے بالتصریح ثابت ہوتا ہے کہ مردوں کی طرح عورتوں سے بھی اہم معاملات میں رائے لی جاتی رہی۔ پس رائے لینے کا مسئلہ تو حل طلب نہیں۔ زیر بحث بات یہ ہے کہ اس کا طریق کیا ہونا چاہیئے اس ارشاد کے بعد آپنے اسکو دوسرے سال پر ملتوی کر دیا تا اسکی اہمیت کے متعلق طبائع میں ایک عام ہیجان پیدا ہو جائے ؛

موافق اور مخالف پارٹیوں کی بحث

حال ہی میں جامعہ احمدیہ کے طلباء کی اس مسئلہ پر جو بحث ہوئی ہے اسپر فیصلہ دینے میں اگرچہ مردوں کی قدیمی سطوت کا ہی مظاہرہ کیا گیا ہے تاہم اس سے ایک مفید بات ضرور نکل آئی ہے کہ عورتوں میں بھی اپنے جائز حقوق کے مطالبہ کی روح پیدا ہو گئی ہے جو امید ہے قائم رہیگی۔ اس حق کی مخالف پارٹی نے اپنی بحث میں ایک افسوسناک پہلو پر روشنی ڈالی ہے جسپر اسوقت مجھے کچھ کہنا مقصود ہے اور جو یہ ہے کہ عورتیں اس بات کی اہل نہیں کہ رائے دے سکیں کیونکہ وہ ناقصات العقل والدین ہیں اور قوائے عقلیہ ذہنیہ میں مردوں سے کمتر واقع ہوئی ہیں ؛

مخالف پارٹی کی کمزور اور بودی دلیل

میرے خیال میں یہ ایک نہایت بودی دلیل ہے جسکو مخالف پارٹی نے اپنے حق میں استعمال کیا ہے اور بعینہ اسکے مترادف ہے کہ جب کوئی اپنے حریف کی کسی اور طریق سے تاب نہ لا سکے تو چھچھورے ہتھیاروں پر اتر آئے۔ ایسا دعویٰ در اصل عورتوں سے نبرد آزما ہونے اور لامتناہی جنگ کی طرح ڈالنے کے برابر ہے جسمیں ناممکن نہیں کہ وہ مردوں کو آڑے ہاتھوں لیں۔ کیا انہوں نے الفضل میں حقوق نمائندگی کی ایک مؤیدہ کا مضمون نہیں پڑھا؟ جس میں اس نے وہ

بتایا ہے کہ انہیں مدتوں یاد رہیگا۔ موجودہ زمانہ میں عورتوں کو انسانی سوسائٹی کا عضو ضعیف اور ناقصات العقل والدین کہکر مرعوب نہیں کیا جا سکتا۔ پھر ایسے حالات میں جب وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہیں کہ یورپ میں اُس "کمزور جنس" نے "قوی جنس" کو تقریباً ہر میدان میں عملاً پیچھے چھوڑ دیا ہے ؞

اصل حقیقت

میرے اس مضمون سے ہرگز یہ نہ سمجھا جائے کہ میں مرد اور عورت میں ہر طریق سے مساوات کا حامی ہوں یا یورپ کی تقلید میں غیر موزون آزادی کا قائل بلکہ یہ کہ عام طور پر عدم مساوات کا جو مفہوم لیا گیا ہے وہ غلط محض ہے۔ جسکے نتیجہ میں عورتوں کو انکے واجب حقوق سے بھی محروم کر دیا گیا ہے جو صفحہ ہستی پر غلامی کی زندہ مثال اور ظلم عظیم سے کسی طرح کم نہیں۔ یہ ایسی ذہنیت کا نتیجہ ہے کہ مشرق میں اسوقت عورت کو ایک "لادو جانور" سے زیادہ حیثیت نہیں دیجاتی جسے ہر لحاظ سے مرد کی خدمت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ جنہیں میرے اس بیان میں شک ہو وہ اپنے محدود حلقہ سے باہر نکل کر اسکی تصدیق کر سکتے ہیں ؞

مساوات اور عدم مساوات کا حقیقی مفہوم

دنیا میں کوئی بھی دو چیزیں ایسی نہیں پائی جاتیں جو آپس میں مشابہت تام رکھتی ہوں۔ مرد مرد میں فرق ہے اور بفرض محال عورت اگر بعض مردانہ کام کرنے سے قاصر ہے تو کیا مرد عورت کے تمام فرائض کی سرانجام دہی پر قادر ہے؟ اس سے آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کائنات عالم میں تمام اشیاء متفرق ہیں۔ بعض اگر اشکال میں مختلف ہیں تو بعض استعدادوں کے لحاظ سے جدا ہیں۔ جس طرح مختلف قسم کے پھول جن میں نر اور مادہ دونو شامل ہوتے ہیں ملکر ایک خوشنما گلدستہ بنتا ہے اسی طرح گلہائے چمن دہر کی مختلف الالوانی اور بوقلمونی دیدہ زیب ہے۔ تقابل اور جہد للبقاء کے لئے ہونا بھی ایسا ہی چاہیئے تھا ورنہ دنیا پر خاموشی اور جمود کی حالت طاری ہوتی اور سب ترقی مسدود ہو جاتی لیکن اس اختلاف کے باوجود تمام اشیاء میں ایک اتصال ہے۔ اشتراک ہے جس سے دنیا کی مشینری چل رہی ہے۔ اس امر کا آنِ واحد کے لئے بھی انکار تباہی اور ہلاکت کے مرادف ہوگا۔ بعینہٖ اسی طرح کا اختلاف (یا عدم مساوات کہ لو) مرد اور عورت میں ہے۔ باوجود اس اختلاف کے ایک فریق دوسرے کا محتاج ہے۔ جبتک دونو میں اتصال نہ ہو کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا اور یہ اتحاد (مساوات) ہے۔ یہی ساری حقیقت ہے مساوات اور عدم مساوات کی اور اس سے ایک کی برتری یا کمتری کا نتیجہ نکالنا صریح غلطی ہے ؞

پس یہ دلیل کہ عورتیں مردانہ کاموں میں اس لئے حصہ نہ لیں کیونکہ انکا جسم اور دماغ مقابلۃً کمزور ہے اور اسی غرض سے یہ کمزوری پیدائش سے ہی قدرت نے فرقہ اناث میں رکھدی ہے درست نہیں۔ اس رنگ سے یہ بحث ہی فضول ہے کہ مرد عورت سے

زیادہ طاقتور اور عقلمند ہے کیونکہ ع

مارا چہ ازیں قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت

اس بات کی ضرورت تو عیسائیوں کو ہو اور وہی اسکی دریافت میں سر دھنتے پھریں اور تحقیقاتیں کریں کیونکہ جب انکے مذہب نے عورت کے حقوق کو تسلیم نہیں کیا اور وہ انکے حاصل کرنے کی کوشش کرے تو عیسائیوں کو سوائے اسکے اور کوئی چارہ نہیں۔ ہمارے لئے تو اس مسئلہ کے متعلق خدا تعالےٰ کے کلام پاک میں کامل رہنمائی موجود ہے۔ ہم کیوں اسے چھوڑ کر کسی اور طرف جائیں۔ دیکھو قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خلق لکم من انفسکم ازواجا (الروم ع۳) دوسری جگہ ہے خلقکم من نفس واحدۃ و خلق منھا زوجھا۔ ان آیات کریمہ میں تمھارے نفس" اور "نفس واحدہ" سے زوج یا جوڑا پیدا کرنے کا یہ مطلب ہے کہ تمھاری طرح تمھارے جوڑوں کو بھی طاقتیں اور احساسات دیکر پیدا کیا گیا ہے جن کے لئے پوری پوری نشوونما کا میدان موجود ہے۔ اب اگر ان میں سے بعض طاقتوں یا احساسات کا بعض حالات کے ماتحت مکمل ظہور نہیں ہوتا تو اس سے نقص خلق لازم نہیں آتا۔ اسی طرح قرآن مجید میں ایک اور مقام پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اے لوگو! ہم نے تمھیں مرد و عورت سے پیدا کیا ہے۔ اور قبیلے بنائے ہیں۔ تم میں سب سے با عزت وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے یعنی کسی انسان کا مذکر و مؤنث ہونا عزت و ذ[illegible] کا باعث نہیں اور نہ ہی کسی خاص قبیلہ یا ذات سے تعلق رکھنا موجب فخر ہے ؛

انتظامی لحاظ سے تفوق

اسجگہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ قرآن شریف میں الرجال قوامون علی النساء بھی تو موجود ہے اور پھر ناقصات العقل والدین والی حدیث کا کیا مطلب ہوا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ان میں صرف انتظامی نقطہ نگاہ سے مردوں کی فوقیت کا ذکر ہے۔ جس سے ہمیں انکار نہیں اور یہ فوقیت ایک نسبتی امر ہے ریلےٹو درجہ جسکا یہ مطلب ہے کہ مرد میں خشونت کا پہلو غالب ہوتا ہے اور انتظامی لحاظ سے ایسا ہی ہونا ضروری تھا۔ یہی وجہ ہے کہ عورت حاکم اعلیٰ نہیں ہو سکتی۔ لیکن عورت مرد کی مناسبت سے خشونت کا نہ ہونا فی نفسہٖ کوئی نقص نہیں (اگرچہ مقابلۃً یہ کمزوری ہے) کیونکہ عورت کے لئے یہی ضروری تھا کہ اسکے فرائض پر رحم کا پہلو ہی غالب ہو۔ اسی طرح اسکے بدن کی نزاکت اور دیگر اعضاء کی ملائمت۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی عورت کی یہ نسبتی کمزوری نقص نہیں کیونکہ یقیناً عورت اپنے کسب سے روحانیت کے اعلیٰ مقام پر پہنچ سکتی ہے جیسے مرد۔ باقی نبوت کا مقام جس پر پہنچکر نبی کو لوگوں سے تعلق پڑتا ہے اللہ تعالیٰ کی موہبت سے ملتا ہے (اگرچہ یہ موہبت کسب کے نتیجہ میں ہوتی ہے) اسی طرح

عورت کو بھی اسکے مقابلہ میں کسب کا اجر مل جاتا ہے ؂

بیج کی مثال کسی ایک جنس کے بیج میں وہ تمام صفات اور جوہر موجود ہوتے ہیں جو بذاتِ خود اُس جنس میں پائے جاتے ہیں اور یہ صفات اور جوہر صفحہ ہستی پر نمودار ہونیکے لئے اُسی طرح کی تڑپ اور خواہش رکھتے ہیں۔ ان کی مکمل ترقی کے راستہ میں کوئی چیز روک نہیں ہو سکتی (سوائے ورثہ اور اِردگرد کے حالات کے جو اثر پذیر ہوتے ہیں) باایں ہمہ جبتک انکا ہم جنس زوج سے اتحاد نہیں ہوتا کوئی نئی چیز ظاہر نہیں ہوتی۔ اس متحدہ اور مجموعہ جنس سے نر بھی پیدا ہوتا ہے اور مادہ بھی۔ کیا کوئی ماہر لوجینکس بتا سکتا ہے کہ کیوں؟

اگر بوخر میں فیمینن کیرکٹر کے غالب آجانیکی تھیوری کو تسلیم کیا جائے تو اسکو ہم اصل جنس میں بھی ماننے پر مجبور ہونگے ؂

نتیجہ نتیجے کے طور پر صرف یہ کہا جا سکتا ہے کہ اوّل درجہ کا مرد اوّل درجہ کی عورت سے زیادہ عقلمند ہے۔ لیکن کیا دنیا میں تمام اوّل درجہ کے مرد ہیں؟ ہزاروں لاکھوں ایسے بھی ہونگے جو عقل میں کم ہیں تو کیا ہم کہیں کہ انہیں مردانہ کاموں میں حصہ لینا چاہیئے ؂

اصل اور فطرتی دلیل پس جب ہم یہ کہتے ہیں کہ عورتوں کو مردانہ کاموں میں حصہ نہیں لینا چاہیئے تو اسکا ہرگز یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ ان کاموں کو کر نہیں سکتیں بلکہ یہ کہ قدرت کا یہی منشاء ہے اور اور اسی نے خود دونو کے مشاغل میں ایک حد لگادی ہے اور ہر ایک کا حلقہ عمل علیحدہ علیحدہ مقرر کر دیا ہے جس کا احترام.... ضروری ہے۔ یہی وہ دلیل ہے جسپر برتری اور کمتری کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا اور جسپر کسی عورت کو جو غور کریگی اعتراض نہیں ہوگا۔ کیونکہ اسمیں وہ کسی طرح اپنے آپکو کمزور تصوّر نہیں کریگی بلکہ جب سمجھیگی کہ قدرت اس سے کسبات کا مطالبہ کرتی ہے تو وہ خوشی سے اپنے فرائض کے بوجھ کو اٹھانے کے لئے طیار ہوگی۔ دیکھو یورپ والوں نے اس حقیقت کو جھٹلایا تو اس کا نتیجہ انکے خلاف نکلا۔ پھر جب ہم کسی کو کہتے ہیں کہ تم اس کام کو کر نہیں سکتے تو فطرۃً اس کی طبیعت میں مقابلہ کی روح پیدا ہو جاتی ہے ؂

یہ تقسیم عمل صرف عام حالات کے ماتحت ہے ورنہ اشد ضرورت کے وقت مثلاً لڑائی وغیرہ میں عورت اگر مردانہ کام کرلے (جیسا کہ کرتی رہی ہیں) تو اسمیں کیا حرج ہے۔ عام حالات میں بھی بعض کاموں میں دونو کا اشتراک ہے۔ علیحدگی صرف ان فرائض میں ہے جو عورت پر اعضاء مخصوصہ کے لحاظ سے عائد ہوتے ہیں ؂

فرق اعمال میں ہے نہ آراء میں قدرتی طور پر یہ فرق اعمال میں ہے آراء میں نہیں اس لئے رائے دینا ہرگز مردانہ کاموں میں دخل نہیں کہلا سکتا۔ دنیا میں بھی اگر کوئی چیز مساوات انسانی کی

رُو سے نہایت اہم اور ضروری قرار دی گئی ہے۔ تو وہ آزادی ضمیر یا آزادی رائے ہی ہے اور اس سے کسی کو محروم رکھنا اسکے فطرتی اور مسلّمہ حق کی پامالی ہے۔ اگر اس طریق سے عورتوں میں کم عقلی کی دلیل کو مان لیا جائے تو پھر مردوں کے کثیر حصہ کو بھی اس حق سے دست بردار ہونا پڑیگا اور ہمارا کوئی حق نہ ہوگا کہ ہم دوسری قوموں کو عورتوں پر طرح طرح کے مظالم روا رکھنے پر مطعون کر سکیں۔ ساتھ ہی یہ تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ اس سے قبل جو جو وحشیانہ سلوک ان سے ہوتے رہے وہ سب درست تھے کیونکہ اس اصول کے ماتحت ایک زیادہ عقلمند کو کم عقل پر کُلّی اختیار ہے کہ وہ جو کچھ چاہے اسکے ساتھ کرے۔ اس ذہنیت کو قبول کرنے سے تمام دنیا کا امن برباد ہوجاتا ہے ٭

حاصل کلام آزادی رائے مردوں کی طرح عورتوں کا پیدائیشی حق ہے جسے اگر آپ نہ دینگے تو وہ خود لیکر رہیں گی ٭ والسلام

خاکسار (ڈاکٹر) ملک محمد رمضان

دُعا کی جائے

میرا اکلوتا بچہ مرزا اصلاح الدین احمد عرصہ سے بیمار چلا آتا ہے۔ اس کی صحت کاملہ کے لئے دُعا کی جائے ٭

راقمہ امۃ الحی اہلیہ غلام سرور خاں احمدی
(کوٹلہ مغلاں ڈیرہ غازی خاں)

(۲) میرا بھائی عرصہ تین ماہ سے بیمار چلا آتا ہے دُعاءِ صحت فرمائی جائے ٭

بتول بنت حکیم محمد بخش کیمل پور

مغربی تقلید

یہ تو عوام پر اچھی طرح سے روشن ہے کہ یورپین فیشن کس درجے تجاوز کر چکا ہے۔ خواہ بچہ ہو یا جوان ہر ایک پر اس جدید فیشن کا تھوڑا بہت ضرور اثر ہوگا (سوائے چند ایک بزرگوں اور پرانے زمانے کی خواتین کے) بدقسمتی سے جس بات کو ہم پکڑتے ہیں اسکی افراط کر دیتے ہیں آپ ایک نظر تو اس نئے فیشن کے جنٹلمین اور لیڈیز کو دیکھئے جو کہ بالکل نام کے مسلمان رہ گئے ہیں نماز کو اُٹھنے بیٹھنے اور روزے کو فاقے سے تشبیہ دیتے ہیں۔ پردہ تو انکے نزدیک بالکل فضول ہے اور دوسری طرف ہمارے بزرگوں کے دقیانوسی خیالات ملاحظہ فرمائیے۔ دونوں میں زمین آسمان کا فرق دکھائی دیگا ٭

ہمارے نئے فیشن کے فریق نے مذہب کی آڑ لیکر پردے کو تو خیرباد کہہ دیا۔ میری انکی خدمت میں مؤدبانہ عرض ہے۔ کہ خدا کہاں فرماتا ہے کہ عورتیں ریشمی جگمگاتی ہوئی ساڑھیاں زیب تن کئے برہنہ گلے کے بلاؤز پہنے بال کٹوائے سڑکوں پر پھرا کریں۔ قرآن پاک میں صاف طور سے یہ حکم آ چکا ہے کہ تم زمانہ جاہلیت کی طرح سنگار نہ دکھاتی پھرو۔ اور مرد و عورت جب باہر جایا کریں تو آنکھیں نیچی کر لیا کریں براہ کرم کیا مجھے کوئی بہن یا بھائی یہ بتلا سکتا ہے؟ کہ موجودہ زمانے میں کتنے مرد ایسے ہیں جو عورتوں کو دیکھ کر آنکھیں

نیچی کر لیتے ہیں۔ ہماری بے پردہ بہنیں بجائے اسکے کہ اپنا سنگار چھپائیں اسکے ظاہر کرنے کی فکر میں ہیں کتنے افسوس کی بات ہے مذہب کے خلاف چلتے ہیں اور دوسرے مذہب پر بہتان لگاتے ہیں:

آخر قرآن مجید میں جلباب ڈالنے کا حکم کیوں دیا گیا۔ اسی لئے کہ عورتیں زینت یعنی لباس اور بال وغیرہ نامحرموں کے سامنے چھپا لیا کریں۔ بعض بہنیں اگر منہ پر نقاب ڈالنا پسند نہیں کرتیں۔ تو بلا نقاب برقع ہی پہن لیا کریں:

آجکل جو نئی وضع کے برقعے نکلے ہیں۔ وہ بہت آرام دہ ہیں۔ ہم ہر کام برقع اوڑھ کر بھی آسانی سے کر سکتے ہیں:

لباس اپنی اپنی مرضی پر منحصر ہے۔ کسی کو شلوار پسند ہے تو کسی کو سایہ یا ساڑھی۔ لباس کو مذہب سے کیا تعلق۔ ہماری بے پردہ بہنوں کو بجائے اس نیم برہنہ لباس کے سادہ لباس اختیار کرنا چاہیئے۔ یہ نیم عریان لباس پہنکر باہر جانا نہ تو قرآن کی رُو سے جائز ہے نہ حدیث کی رُو سے بلکہ شریعت اسلامی اسکو نہایت سختی سے روکتی ہے:

میرے خیال میں تو ابھی وہ وقت نہیں آیا۔ کہ نقاب ہٹا دیا جائے۔ گو اب تعلیم کا چرچا ہر جگہ ہونے لگا ہے اور جہالت کی جگہ تہذیب نے لے لی ہے۔ مگر پھر بھی دنیا میں سبھی قسم کے لوگ واقع ہوئے ہیں۔ جو بہنیں اخبارات پڑھنے کی شائق ہیں وہ اچھی طرح سے جانتی ہیں۔ کہ آئے دن یورپ میں کیا کیا تغیر پیش آتے ہیں۔ یہ صرف حد سے بڑھی ہوئی آزادی ہی کی بدولت ہے۔ جس بات کو یورپ والے تہذیب و شائستگی خیال کرتے ہیں اسی بات کو ہم ہندوستانی بے شرمی و بے حیائی سمجھتے ہیں۔ ہاں غیر ممالک کی کوئی اچھی بات لے لینا کوئی بُرائی نہیں۔ مگر اندھا دھند مغربی تقلید کرنا مجھے تو ایک آنکھ نہیں بھاتا:

مغربی تہذیب کے دلدادہ مجھے دقیانوسی خیال کرینگے۔ تو کریں۔ نہ تو میں اس شدید پردے کی حامی ہوں اور نہ ہی حد سے زیادہ آزادی کی خواہاں:

آزاد خیال بھائی کہتے ہیں کہ عورتیں پردے میں رہ کر ترقی نہیں کر سکتیں۔ میرے خیال میں تو ہم اپنے اسلامی پردے میں رہ کر دنیا کا ہر کام انجام دے سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ہمارے بزرگ ہمارے جائز حقوق پامال نہ کریں:

بعض گھرانوں میں اب تک لڑکیوں پر بہت سی بندشیں عائد ہیں۔ وہ نہ کسی جلسے یا پارٹی میں شریک ہو سکتی ہیں۔ اور نہ معاملات میں دخل دے سکتی ہیں۔ دنوں کیا مہینوں بلکہ بعض اوقات برسوں گذر جاتے ہیں مگر انہیں تازہ ہوا میسر نہیں ہوتی سیر کو جانا تو انکے لئے عیب ہے تعلیم سے محض کوری رکھی جاتی ہیں۔ اگر کسی کو بہت شوق ہوا اور دو حرف لکھنے سیکھ بھی لئے تو وہ بھی بیفائدہ۔ کسی کو خط وہ نہیں لکھ سکتی۔ کیونکہ تحریک کا باہر جانا ان کے نزدیک گناہ کبیرہ ہے۔ گویا کہ وہ ایک جانور ہے جو کہ ہر وقت دوسرے کے اشارے پر چلنے کے لئے

تیار رہتی ہے ؛

کنوارپنہ کا زمانہ تو گذرا۔ اب خیر سے سسرال بنو سدھاریں۔ اگر کسی شریف کے پالے پڑ گئی تو خیر زندگی بُری بھلی گذر گئی۔ ورنہ ساس نندوں میں زندگی اور اجیرن بن گئی۔ کیونکہ تعلیم سے کوری رکھی تھی۔ اور چار دیواری کے اندر اتنی عمر گذاری تھی۔ تہذیب نام کو نہ تھی۔ ایک طرف تو یہ شدید پردہ ہمیں کچھ نہیں کرنے دیتا۔ اور دوسری طرف زیادہ آزادی سے پُرانے خیالات سے لوگ ڈرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ دیکھا فلاں لڑکی نے تعلیم حاصل کی کیا نتیجہ نکلا۔ میموں کی طرح ساڑھی پہنے بال کٹے ہوئے پھرتی ہے۔ ایسی تعلیم کو ہمارا اسلام۔ اس سے جہالت اچھی۔ باپ دادا کی لاج لئے گھر میں تو ہماری لڑکیاں بیٹھی ہیں۔ حالانکہ یہ تعلیم پر منحصر نہیں۔ بلکہ اپنے اپنے خیالات اور صحبت کا اثر ہوتا ہے۔ ہماری بہنوں کو چاہیئے کہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے پبلک کے سامنے وہ عمدہ نمونہ پیش کریں۔ تاکہ دوسری بہنوں کے لئے بھی مفید ثابت ہوں۔ جب تک پردے کی افراط و تفریط نہ ہٹیگی ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ خدا کرے کہ غیر ممالک کی طرح ہماری لڑکیاں بھی تعلیم یافتہ ہوں مگر خدا مغربی تقلید سے ہمیشہ بچائے رکھے۔ آمین

خاکسار آر۔ ایس مس عبدالغنی خاں ڈیٹالی

مصباح کیلئے خریدار بہم پہنچاؤ

توسیع اشاعت مصباح کیلئے مصباحی بہنوں کو پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ اس سال خرچ زیادہ ہے اور آمد کم۔ نقصان ہُوا ہے جس کو پورا کرنا چاہیئے ؛ (مینیجر)

کلمات حکمت

۵

شکر صد شکر کہ دی چشم بصیرت اس نے
ورنہ دُنیا کی طرح ہم بھی پریشان ہوتے

آج چار اکناف عالم سے صلح اور امن یا پیس (Peace) کی آوازیں کانوں کو سُنائی دیتی ہیں ہر ایک شخص یہ چاہتا ہے۔ کہ اسکو سکون قلب نصیب ہو۔ اہل یُورپ صلح صلح کا نقارہ بجا رہے ہیں۔ انگریز مدبر اپنی قوم کی اخلاقی حالت کو دیکھ کر خون جگر پی رہے ہیں۔ مگر انکو عیسائیت کے اندر راہ نجات نظر نہیں آتی۔ پوپ آف روم اپنے مقدس اور پاک خداوند یسوع کا واسطہ دے دیکر تھک گیا ہے۔ وہ بار بار یہ اعلان کر چکا ہے۔ کہ اگر عورتوں نے عریانی کو خیر باد نہ کہا۔ تو میں جنگل کی راہ لے لونگا۔ مگر حال یہ ہے ؏

مرض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی

اگر سکون قلب آزادی پر مبنی ہوتا۔ تو یوروپی اقوام نہ صرف خود آزاد ۲ اگر دل کی تسلی کثرت مال سے حاصل ہو سکتی تو انگریز اقوام کے اندر اسقدر مالدار لوگ موجود ہیں کہ انکو اپنی دولت کی مقدار ہی معلوم نہیں ہو سکتی۔ اگر صرف خشک تعلیم پر راحت دل کا انحصار ہوتا۔ تو اقوام یورپ نہ صرف خود تعلیم یافتہ ہیں۔ بلکہ دوسرے لوگ بھی ان سے ڈگریاں حاصل کر رہے ہیں۔ پس ثابت ہُوا۔ کہ کثرت مال۔ عیش و عشرت۔ محض تعلیم جسمانی اور آزادی سے انسان راحت قلب حاصل

۲ ہیں بلکہ دوسرے ممالک پر حکومت کر رہے ہیں۔ اگر عیش و عشرت کے باعث دل کو راحت مل سکتی تو تمام عیش و عشرت کے سامان یوروپی اقوام کو میسر ہیں۔

نہیں کر سکتا۔ تاوقتیکہ خدا تعالیٰ کے ساتھ گہرا تعلق نہ ہو اور اس کا فضل شامل حال نہ ہو۔ یہ انسانی طاقت سے باہر ہے۔ کہ وہ محض اپنی محدود عقل کے ذریعہ سے خدا کو پاسکے۔ مثلاً جب دنیا کے اندر عالمگیر اندھیرا چھا جاتا ہے۔ یعنی رات ہوتی ہے۔ تو یہ بات انسانی طاقت سے باہر ہے۔ کہ وہ عالمگیر اندھیرے کو اُجالے کے ساتھ بدل دے۔ گو ہر ایک انسان اپنی طاقت کے مطابق روشنی حاصل کرنے کا انتظام کرتا ہے۔ کوئی مٹی کا تیل جلاتا ہے۔ کوئی بجلی سے روشنی حاصل کرتا ہے۔ کوئی گیس روشن کرتا ہے۔ مگر یہ بات انسانی طاقت سے باہر ہے۔ کہ وہ عالمگیر اندھیرے کو روشنی سے بدل سکے۔ آخر خدا کا رحم جوش میں آتا ہے۔ اور وہ سورج کی شکل میں نظر آتا ہے۔ تمام اندھیرا حرف غلط کی طرح مٹ جاتا ہے۔ ہر ایک شے اپنی اصلی حالت پر نظر آتی ہے۔ نیکی یا بدی۔ خوبی یا نقص معلوم ہو جاتا ہے +

اسی طرح روحانی عالم کا حال ہے۔ جب دنیا پر ظلمت چھا جاتی ہے۔ تو خداوند تعالیٰ کا رحم جوش میں آتا ہے۔ اور وہ اپنا بندہ یعنی رسول دنیا میں ظاہر فرماتا ہے۔ نیک روحیں اُسکو قبول کر لیتی ہیں۔ اور بد روحیں اپنی بیماری یا ازلی بدبختی کے باعث محروم رہ جاتی ہیں +

آج جبکہ دنیا کے اندر طرح طرح کی روحانی بیماریاں نظر آتی ہیں۔ وہ اس بات کا بیّن اور کھلا کھلا ثبوت ہیں۔ کہ اسوقت کسی مصلح ربانی کی ضرورت ہے۔ سو میں عام دنیا کو از راہ ہمدردی یہ بتا دیتی ہوں۔ کہ خداوند کریم نے ہماری بیکسی پر رحم فرما کر اپنی قدیم سُنّت کے ماتحت اپنا رسول نازل فرما دیا ہے۔

اس کا نام نامی اسم گرامی حضرت میرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔ آپ قادیان کے اندر جلوہ نما ہو کر دنیا کو خدا کی طرف بلا رہے ہیں۔ آپ نے اندھوں کو آنکھیں عنایت فرمائیں۔ بیماروں کو چنگا کیا۔ پیاسوں کو شربت شیریں پلایا۔ بھوکوں کو کھانا کھلایا۔ ننگوں کو کپڑا پہنایا۔ جس کی آنکھیں ہیں وہ دیکھے۔ جس کے کان ہوں وہ سُنے۔ کہ خدا کا پیارا رسول قادیان میں جلوہ فرما ہو چکا ہے۔ ؎

اب کون مجھ کو بھائے مجھے آئے کیا پسند
آنکھوں میں کھب گیا ہے نگار خدا پسند

آپ نے دنیا کو کیا سبق دینا چاہا۔ یا آپ کا مقصد اعظم کیا تھا۔ میں آپ کے پاک الفاظ میں ہی اپنی مصباحی بہنوں کے گوش گذار کرنا چاہتی ہوں۔ اُمید ہے۔ کہ آپ ان پر نہ صرف غور فرمائینگی۔ بلکہ حتی الامکان اسپر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرینگی۔ خداوند کریم آپکے ساتھ ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"میرا مُدعا یہ ہے۔ کہ ہماری جماعت کے لوگ ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لیں۔ کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکُلّی جُھک جائیں اور ان کے خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو۔ اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک

نمونہ بن جائیں۔ اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو۔ اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا۔ جبتک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھیراوے اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے۔ اور میں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں۔ تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے۔ تو میری حالت پر افسوس ہے۔ اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اسکو نہ دوں۔ اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں۔ اگر میرا بھائی بیمار ہے۔ اور کسی درد سے لاچار ہے۔ تو میری حالت پر حیف ہے۔ اگر میں اسکے مقابل پر امن سے سو رہوں۔ اور اسکے لئے جہاں تک میرے بس میں ہے۔ آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں۔ اور اگر میرا کوئی دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے۔ تو میری حالت پر حیف ہے۔ اگر میں بھی دیدہ و دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں۔ بلکہ مجھے چاہیئے۔ کہ میں اسکی باتوں پر صبر کروں۔ اور اپنی نمازوں میں اسکے لئے رو رو کر دعا کروں۔ کیونکہ وہ میرا بھائی ہے۔ اور روحانی طور پر بیمار ہے۔ اگر میرا بھائی سادہ ہو۔ یا کم علم ہو یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو۔ تو مجھے نہیں چاہیئے کہ میں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں بر جبیں ہو کر تیزی دکھاؤں۔ یا بدنیتی سے اسکی عیب گیری کروں۔ کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جبتک اس کا دل نرم نہ ہو۔ جبتک وہ اپنے تئیں ہر ایک سے ذلیل تر نہ سمجھے۔ اور ساری شیخیئیں دور نہ ہو جائیں۔ خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے۔ اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے۔ اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں۔ اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے"۔ (باقی باقی)

الراقمہ خاکسارہ امۃ اللہ بیگم آف قادیان
اہلیہ بابو فتح محمد صاحب احمدی از کراچی

لجنہ اماء اللہ حیدرآباد

اواخر ماہ صیام میں حسب معمول لجنہ کا ماہواری نواں جلسہ منعقد کر کے خاص طور پر ممبرات کو جمع کرنیکے اس لئے کوشش کی گئی کہ فریضہ زکوٰۃ اور وصیت کے متعلق بہنوں کو خصوصیت سے توجہ دلانے کے لئے حضرت مولانا نیر صاحب و مولوی سید بشارت احمد صاحب کو لجنہ کے جلسہ میں مدعو کیا گیا تھا۔

چنانچہ حضرات موصوف نے پردہ سے دلچسپ و مؤثر پیرایہ میں زکوٰۃ کی فرضیت اور وصیت کی اہمیت پر تقریریں کیں جو بحمد اللہ نہایت مفید ثابت ہوئیں۔ جسکے نتیجہ میں بعض بہنوں نے وصایا کی تکمیل کر دی اور بعض نے زکوٰۃ بھی ادا کی۔ ونیز جلسہ میں ماہواری چندہ بھی قریباً (۱۳) روپیہ وصول ہوا۔

اکثر ممبرات خصوصیت سے نماز با ترجمہ کے یاد کرنے میں مشغول ہیں۔ امۃ اللہ بشیرہ بیگم سکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدرآباد دکن

نیروبی کینیا کالونی مشرقی افریقہ کی لجنہ اماء اللہ کو مبارکباد

مصباح کی اشاعت کی تحریک

مجھے نہایت ہی خوشی ہوئی۔ جب میں نے پڑھا۔ کہ نیروبی میں بھی لجنہ قائم کیگئی ہے۔ مولا کریم اس لجنہ کو دن دگنی اور رات چوگنی برکت دے۔ اور اسکے ممبرات کو توفیق بخشے کہ وہ نہایت ہی تن دہی و گرمجوشی سے یہ سلسلہ جاری رکھیں۔ اور آنکے ہر کام و ہر بات میں برکت دے۔ اور ہر ہر قدم پہلے قدم سے آگے ڈلوائے۔ آمین ٭

آپ یعنی ممبرات چھوٹی موٹی لغزشوں کو نظر انداز کردیا کریں۔ اور ایثار۔ قربانی۔ فراخدلی۔ حوصلہ مندی سے اس کام میں ترقی کی طرف نگاہ رکھیں۔ اور ہر چہار اطراف کی مشکلات کے درمیان بڑی جدوجہد سے اس اپنے کام میں لگی رہیں۔ اور باوجود تیز و تند بادِ مخالف کے لجنہ کا پرچم سربلند کریں۔ تا شکست خوردہ دشمن اپنی اپنی جگہ شرمندہ و خجل رہ جائیں۔

میں سکرٹری صاحبہ زبیدہ خانم اہلیہ مرزا عبد الغنی صاحب و پریذیڈنٹ صاحبہ اہلیہ محمد حسین صاحب بٹ دونو کو اچھی طرح سے جانتی ہوں۔ بلکہ میرا ان سے مدّت کا گہرا تعلّق و محبّت ہے۔ یہ دونو بہنیں باوجود خانہ داری کی روزافزوں ذمہ واریوں کے دھندوں سے فرصت نہیں پا سکتیں۔ لیکن پھر بھی یہ انکی عالی ہمتی ہے۔ کہ اپنے مذہب کے جوش میں اپنے نازک کندھوں پر گراں بوجھ اُٹھایا ہے۔ مجھے اُمید واثق ہے۔ کہ یہ میری ہر دو بہنیں ماہوار لیکچر دیا کرینگی۔ و غیر احمدی مستورات کو تبلیغ کیا کرینگی۔ اور اپنی رپورٹ باقاعدہ اخبار مصباح میں چھپوا کر ہندوستان کی بہنوں کو بھی اپنے کارناموں سے مستفید کیا کرینگی۔ میں نہایت ہی مسرت و سچے دل سے اپنی بہنوں کی خدمت میں اپنی طرف سے مبارکباد عرض کرتی ہوں۔ اور آپکے لئے دُعا کرتی ہوں۔ کہ مولا کریم استقامت بخشے۔ آمین۔ اور ساتھ ہی ایک بات کی اپیل کرتی ہوں ٭

سو وہ اپیل یہ ہے۔ کہ آپ ضرور ضرور مصباح کی اشاعت میں بھی حصّہ لیں۔ اور اپنی احمدی بہنوں کو سب سے پہلے اس کی خریداری کی طرف توجّہ دلائیں۔ اور توجّہ دلا کر اس کی خریدار بنائیں۔ اور تاکید کریں۔ کہ ہر گھر ضرور ہی ایک پرچہ منگوا لیا کرے۔ پھر غیر احمدیوں میں بھی تحریک کریں۔ اور اس کی خوبیاں بیان کریں۔ تاکہ ان کو خریداری کی تحریک پیدا ہو۔ خاصکر احمدی بہنوں کو ضرور ہی اپنی کمزور فرقہ کی بہبودی کیلئے قربانی و ایثار دکھانا چاہیئے۔ سال کے اڑھائی روپے کوئی زیادہ نہیں۔ اگر تھوڑی تھوڑی ضروریات کو کم کردیں۔ تو اُمید افزا ہے کہ سال میں ضرور ہی اڑھائی روپے خریداری کیلئے نکل آیا کریں۔ جب میں نیروبی میں گئی تھی۔ تو سوائے دو گھروں کے کسی احمدی مستورات کے گھر مصباح مجھے پڑھنے کے لئے نہ ملا۔ حالانکہ سب گھر ماشاء اللہ صاحب استطاعت تھے۔ اور جب میں نے پوچھا۔ تو جواب دیا۔ ہم نہیں منگوایا کرتے جس کا مجھے سخت افسوس ہوا ٭

میں اپنی بہنوں کو ایک رائے دینا چاہتی ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ جو بہنیں پڑھ لکھ نہیں سکتیں۔ وہ بھی سالانہ چندہ ضرور ہی مصباح کے فنڈ میں بھیجکر کسی غریب بہن کے نام جاری کرا دیا کریں۔ اگر اپنے ہاں کوئی غریب ہو۔ تو وہاں منگوا کر اسکو پڑھنے کیلئے دیدیا کریں۔ میں خیال کرتی ہوں۔ کہ بہت سی بہنیں ہونگی جن کے پاس کافی بچت ہوتی ہوگی۔ اور بوجہ نہ لکھنے پڑھنے کے معذور و مجبور ہوتی ہونگی۔ کہ مصباح کو منگوا سکیں۔ سو میں نے ان بہنوں کو یہ طریق بتایا ہے۔ کہ سال کے سال کسی غریب بہن کے نام چندہ بھیجکر پرچہ جاری کرا دیا کریں۔ ڈبل ثواب کی مستحق ہونگی۔ پہلا یہ کہ مصباح کو کافی روپیہ مل جایا کریگا۔ اور اسکی اشاعت میں دن بدن ترقی ہوتی چلی جائیگی۔ دوسرا آپ کی کمزور و غریب پڑھی لکھی ہوئی بہنیں اس سے فائدہ اُٹھائینگی۔ اور آپکے حق میں دُعا کیا کرینگی۔ اُمید ہے۔ کہ افریقہ کی بہنیں ضرور ہی اس میری تحریک پر غور کرینگی۔ اور نیز ہندوستان کی بہنیں بھی اس کارِ خیر میں حصہ لینگی۔ نیروبی میں کوئی ایسا احمدی گھر نہیں۔ جس میں چار شلنگ سال کے اندر مصباح کے لئے جمع نہ ہو سکیں۔ میں تو خیال کرتی ہوں۔ کہ اس سے زیادہ شلنگ جمع ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ان کو اپنے اخبار کے پڑھنے کا شوق اور دل میں اُمنگ ہو۔ اگر شوق و اُمنگ نہ ہو۔ تو بھی مدد کرنی فرض سمجھ لیں۔ جو ہر احمدی پر فرض ہے۔ تو پھر فرض سمجھ کر ہی مصباح کی اعانت کر دیا کریں تاکہ ثواب کی مستحق ہو جایا کریں۔ جن بہنوں کو پڑھنا نہیں آتا۔ ان کو یہ تحریک پڑھکر سُنا دیں۔ اور ساتھ ہی اس کام کی طرف توجہ دلائیں ؛

کیا میری بہنیں یہ نہیں چاہتیں۔ کہ ہمارا اخبار جو کہ ابھی نئے سالوں میں سے گذر رہا ہے۔ اعلیٰ پیمانے پر ہو جیسے لاہور کا تہذیب نسواں اور امرتسر کا نورجہان عورتوں کے رسالے نکلتے ہیں۔ جو کہ کیا بلحاظ مضمون دنیاوی اور کیا بلحاظ بناوٹ کے اچھی شکل میں چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔ ہم احمدی بہنوں کو بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان کے ہمسر اپنا اخبار مصباح تھوڑے ہی سالوں میں چلا دیں ؛

اگر احمدی بہنوں کو اپنی زندگی میں اپنی ہم قوم طبقہ کے واسطے کچھ کرنا ہے۔ اور کر جانا ہے۔ اگر آپ اس کچھ "کر جانے" کی ضرورت اور اہمیت محسوس کرتی ہیں۔ اگر آپکے دل میں اپنی قوم کی پست حالی اور اپنے طبقہ کی زبون حالی کا کچھ بھی احساس اور درد ہے، اور اگر آپ خلوص و سچے درد کے ساتھ چاہتی ہیں۔ کہ زیادہ نہیں۔ تو کچھ تھوڑا بہت ہی آپ کی طرف سے خلقِ خدا کے لئے ہو جائے۔ تو کیا آپ اپنی طبیعت پر اتنا جبر نہیں فرما سکتیں۔ کہ اپنے فرضِ منصبی کو سمجھیں اور جو کام آپکے سپرد اور ذمہ کیا جائے۔ اور جس کام کی طرف آپ کو توجہ دلائی جائے۔ اسے بخیر و خوبی اور فراخ دلی سے سرانجام دینے کی کوشش کریں۔ احمدی بہنو! آپ اس ایثار و قربانی کیلئے تیار ہو جاؤ۔ اور اپنی طبیعت میں پابندی پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ اسوقت تعلیم یافتہ و سمجھدار احمدی مستورات ہی کے ہاتھ میں قوم کے مستقبل کی باگ ڈور ہے۔

خواہ اسے اپنی غفلت اور لاپرواہی سے بگاڑ دیں۔ خواہ اس مستقبل کو ایک شاندار مستقبل بنا دیں۔ آپ کیسا مستقبل بنانے کی کوشش کریں گی؟

کاش! ہم میں نفس کشی کا مادہ ہوتا۔ دوسروں کی تکلیفوں کو محسوس کر کے انہیں دور کرنے کی انتہائی کوشش کرتیں۔ اوروں کو تڑپتے دیکھ کر خود تڑپ اٹھتیں تعلیم یافتہ احمدی مستورات کا سب سے اہم اور بڑا فرض یہ ہے۔ کہ وہ اپنی بیکس و نادار بہنوں کی خبر گیری کریں۔ دامے درمے قدمے۔ سخنے۔ ان کی مدد کریں۔ اپنی تعلیم و اپنے مال کو اپنے تک محدود نہ رکھیں۔ بلکہ اس روشنی سے دوسروں کو فائدہ پہنچائیں۔ اس طرح اپنے سلسلہ کی مالی کمزوریوں کو دور کر کے اپنے اخبار کو اعلیٰ پیمانے پر اشاعت کرا کے اعلیٰ تعلیم یافتہ و مالدار کہلائیں۔ ایسی تعلیم و مال سے جس سے دوسرا مستفید نہ ہو سکے۔ جاہل و مفلس رہنا ہی بہتر ہے۔ تعلیم حاصل کرنے یا مال جمع کرنے کا مقصد ہی یہی ہے۔ کہ اپنے نفس و مال کو دوسرے غریبوں و بیکسوں کی خاطر پامال کر کے جزائے خیر کی مستحق ہوں*

وہی بہنیں میری اس تجویز پر غور کریں گی۔ اور وہی اس پر کوشش کریں گی جن کے دل میں اپنی فرقہ اناث کی بری حالت کا درد ہو گا۔ اور ان کی تکلیفوں کی بدن میں حس ہو گی۔ اور اپنے ذلیل طبقہ پر گریاں ہوں گی۔ اور ان کی حالت بیکسی و بے بسی پر ترس کھا کر قسمت خوابیدہ کو جگانے کی سعی میں ہوں گی۔ نہیں تو بہت سی بہنیں اس میری تجویز کو ٹھکرا دیں گی۔ جو بہنیں اس کام میں یعنی خریداری میں کامیاب ہوں۔ وہ اپنا نام اور اپنے ساتھ ہی خریدار بہن کا نام مصباح میں چھپوا دیں۔ گو مصباحی بہنیں ایک دوسرے سے ذاتی طور پر واقف نہ ہوں۔ لیکن کم از کم یہ تو جانتی ہی ہیں۔ کہ وہ مصباح کے لئے اور مصباح کی اشاعت کیلئے کیا کچھ کر رہی ہیں۔ اور یقیناً ہمارے دل میں ان کی خدمات جگہ پیدا کرتی ہیں۔ اور کریں گی۔ اور دوسری بہنوں کی ہمت افزائی بھی ضرور ہو گی*

یا الٰہی۔ تو ہم سب کو دین اسلام پر پورا پورا عمل کرنے کی توفیق بخش۔ اور ہمیں اس مذہب کی تبلیغ و اشاعت کی کامل توفیق عطا فرما۔ اے ارحم الراحمین خدا تو محض اپنے فضل سے ہمیں سامان عطا فرما۔ کہ ہم ساری دنیا میں تیرا نام روشن کریں۔ اور دین اسلام کا بول بالا ہو۔ اے غافر الذنب خدا۔ ہمارے غرباء کی غربت کو دور فرما۔ اور ان کی تنگ حالی کو فراخی سے بدل دے۔ آمین یا رب العالمین*

نیروبی کینیا کالونی کی لجنہ جب ماہوار لیکچر کرے۔ تو میری یہ اپیل پڑھ کر احمدی بہنوں کے گوش گذار کر دے*

میں ہوں بہنوں کا درد رکھنے والی احقر
کنیز۔ فاطمہ بانو احمدی
بنت ڈاکٹر محمد علیخان صاحب احمدی از ممباسہ افریقہ۔ حال وارد قادیان دارالامان۔

لجنہ اماء اللہ مرونگ

خواتین جماعت احمدیہ مرونگ کا پہلا جلسہ

بتاریخ ۹ ر فروری بروز اتوار بوقت دس بجے صبح بر مکان میاں محمد یوسف صاحب قرار پایا۔ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ بنت میاں صاحب موصوف کی کوشش سے سب بہنوں کو باقاعدہ اطلاع کردی گئی تھی۔ الحمد للہ کہ اکثر انہیں تشریف لے آئیں۔ جلسہ کی کارروائی محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم سے شروع کی۔ اسکے بعد عزیزہ محمودہ بیگم صاحبہ نے اپنی ایک تحریر پڑھکر سُنائی جس میں لجنہ اماء اللہ کی شاخ کے قیام کی طرف بہنوں کو پُر زور توجہ دلائی۔ سب بہنوں نے آپکی مبارک تحریک کی تائید کی اور عہدداران کا انتخاب شروع ہوا۔ عزیزہ محمودہ بیگم صاحبہ نے اہلیہ صاحبہ صوفی علی محمد صاحب کو صدر تجویز کیا۔ جو اتفاق رائے سے منظور ہو گئیں اور بہنوں کی خواہش کے مطابق اُس وقت انہوں نے کُرسیٔ صدارت کو رونق بخشی۔ اسکے بعد محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ نے عاجزہ کا نام بطور سکرٹری تجویز کیا۔ عاجزہ نے اپنے کو نااہل پاکر اپنی معذوری بیان کی۔ مگر حاضرات نے متفقہ طور پر یہ تجویز بھی پاس کردی۔ اسلئے بہنوں کے فیصلہ کے احترام کی خاطر اس عاجزہ کو سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ اسکے بعد صدر صاحبہ نے عزیزہ محمودہ بیگم صاحبہ کا نام بطور محاسب پیش کیا جو اتفاق رائے سے منظور ہوا۔ اسکے بعد ممبرات کے نام لکھے گئے اور اکثر بہنوں نے اپنا ماہواری چندہ لکھوایا۔ بعد اسکے محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ و محمودہ بیگم صاحبہ نے ملکر ایک نظم پڑھی۔ جو محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کی اپنی طبع آزمائی تھی۔ اور پاکیزہ خیالات کا اظہار تھا۔ بعد اسکے قرار پایا۔ کہ اس لجنہ کا اجلاس پندرہ روزہ منعقد ہو۔ اسکے بعد دُعا کی گئی اور جلسہ کی کارروائی بخیروخوبی ختم ہوئی۔

اسوقت تک اس لجنہ کے چار کامیاب اجلاس منعقد ہو سکتے ہیں۔ صوفی علی محمد صاحب خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنکی خاص توجہ سے یہ کام شروع ہوا ہے۔ آپ اپنے قیمتی خیالات کا اظہار ہر اجلاس میں کرتے ہیں۔ اور بہنوں کو مفید نصائح سے مستفید فرماتے ہیں۔ اُمید ہے کہ یہ لجنہ اُن کی راہنمائی میں ترقی کریگی۔ فقط

خاکنشین اہلیہ مرزا محمد صفدر صاحب ڈاکٹر کریم بخش بلڈنگ۔ مرونگ۔ لاہور

لجنہ اماء اللہ گجرات

خدا تعالیٰ کے فضل سے گجرات میں لجنہ اماء اللہ قائم ہے۔ اور لجنہ کا اجلاس مہینہ میں دو دفعہ ہوا کرتا ہے۔ پہلا اجلاس ۲۸ ر فروری ۱۹۳۰ء بر مکان ملک برکت علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ گجرات منعقد ہوا۔ مستورات کی تعداد تقریباً بیس۲۰ پچیس۲۵ تک ہو جاتی ہے۔ غیر احمدی عورتیں بھی جلسے میں شامل ہوتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر لیکر جاتی ہیں۔ عاجزہ نے مستورات کو سیّدہ امۃ الحی مرحومہ کی لائبریری کے واسطے چندہ دینے کی تحریک کی جسپر مستورات نے چندہ دینے کا وعدہ فرمایا۔ اور چند بہنوں نے تو ادا بھی کر دیا ہے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے جلسہ مستورات میں تقریر کے درمیان فرمایا تھا کہ میں آئندہ احمدی مستورات سے جو جلسہ سالانہ پر آتی ہیں

کشتی نوحؑ اور شہادت القرآن ان دونو کتابوں کا امتحان لونگا۔ اس لئے جو عورتیں پڑھی ہوئی ہیں۔ وہ تو خود گھر میں پڑھکر یاد کر سکتی ہیں۔ مگر جو عورتیں اَن پڑھ ہیں انکو یہ دونو کتابیں پڑھانے کی ذمّہ دار لجنہ اماء اللہ ہو گی" اس لئے ہم نے یہ انتظام بھی کر دیا ہے۔ اور ہر اجلاس میں اُستانی برکت بی بی صاحبہ کشتی نوحؑ کے دو ورق پڑھکر سُنا دیا کرتی ہیں ✤ والسّلام

راقمہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ گجرات اہلیہ ملک برکت علی صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ گجرات - پنجاب

عورتوں کا محکوم جزیرہ

جزیرہ ٹیلبورن کے تمام باشندے جزائر عرب الہند کے ایک قبیلہ کی نسل سے ہیں۔ انکے چہروں کی رنگت سرخ ہوتی ہے۔ اور وہ سفید فام لوگوں سے بہت زیادہ مجتنب رہتے ہیں۔ اور انکے ساتھ کسی قسم کا اختلاط روا نہیں رکھتے ✤ اس جزیرہ کے مرد صرف امور خانہ داری کے انتظام سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور خارجی امور کا تمام تر اہتمام و انتظام انکی عورتوں سے متعلق ہوتا ہے۔ اس خشک و بنجر سرزمین کو دُنیا یکسر فراموش کر چکی ہے۔ یہاں تک کہ حکومت میکسیکو کو بھی جسکی ماتحتی میں یہ جزیرہ ہے۔ اسکی کوئی خبر نہیں لیتی ✤ پہلے اس جزیرہ کی آبادی ۵ ہزار افراد پر مشتمل تھی لیکن اب وہاں کی آبادی بمشکل چار سو ہوگی ✤ اس جزیرہ کے باشندوں نے اپنی قدیم وحشیانہ عادات و رسوم کی پوری حفاظت کی ہے اور ان میں سرمو فرق نہیں آنے دیا ہے ✤ اسی سبب سے انکے لئے یہ امر حد سے زیادہ رنجدہ ہوتا ہے کہ انکے ابنائے جنس میں سے کوئی شخص کسی دوسری قوم کے ساتھ رشتہ ازدواج قائم کرے۔ اگر ان میں کوئی شخص احیاناً اس گناہ عظیم کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ تو وہ اس کا مکمل مقاطعہ کر دیتے ہیں۔ اور اس خاندان میں کبھی ازدواجی تعلق قائم نہیں کرتے ✤ ان کے اندر اپنے معبودوں کے مذبحوں پر انسانی قربانی کرنیکی وحشیانہ رسم بھی آجتک باقی ہے۔ اُنکی دینی مجلس ہمیشہ انسانی قربانیوں پر ختم ہوتی ہیں۔ جو قیدی انکے قبضہ میں آجاتے ہیں۔ وہ اُنکا گوشت کھا لیا کرتے ہیں ✤ پروفیسر کسرناڈس کہتے ہیں۔ کہ میں نے اس جزیرہ میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں دیکھا۔ جو ضعیف و لاغر ہو۔ بلکہ جزیرہ کے تمام مرد اور عورتیں نہایت تحیم شحیم اور خوبصورت ہوتی ہیں۔ کیونکہ وہ ایسے بچّوں کو ولادت کے وقت مار ڈالتے ہیں۔ جسے دیکھتے ہیں کہ وہ ضعیف یا مریض ہے۔ اور یہی سبب ہے۔ کہ اُن کی آبادی بھی برابر گھٹتی جا رہی ہے۔ کیونکہ مقتول بچّوں کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ بچّوں کو اس زیادتی کے ساتھ قتل کرنیکا ایک نتیجہ یہ بھی ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ اُنہیں اعزّا ور اقرباء کے درمیان رشتۂ ازدواج قائم کرنا دشوار ہو گیا ہے۔ جزیرہ کی زمام حکومت مردوں کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ بلکہ عورتوں کے ہاتھ میں ہے ✤ امیر قبیلہ ایک عورت ہے۔ مجلس شوریٰ اور محکمہ جنگ کی تشکیل بھی عورتوں ہی سے ہوتی ہے ✤ امیر قبیلہ کو اپنے احکام اور اپنے ارادوں کی تنفیذ پر کامل قدرت حاصل ہے۔ افراد کی موت و حیات اسکے اختیار میں ہے۔ مقدمات کا فیصلہ بغیر کسی دوسرے کے مشورہ اور رائے کے وہ خود ہی کرتی ہے ✤ جب کوئی شخص کسی جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔ تو وہ خود اسکی تحقیقات کرتی ہے۔ اور اپنی قوم کے رسم و رواج کے مطابق اسے سزا دیتی ہے ✤ مردوں کو کسی انتظامی یا فوجی شعبہ سے کسی قسم کے تمتع حاصل

کرنیکا کوئی موقعہ نہیں ہوتا۔ ملکی معاملات میں اُنکی آواز بالکل ناقابل التفات سمجھی جاتی ہے۔ گھروں کے اندرونی معاملات میں بھی وہ اپنی رائے سے کچھ نہیں کر سکتے۔ وہ بالکل بے حقیقت اور بے قیمت چیز ہیں۔ عورتیں ہی صاحب امر و نہی ہیں۔ اور حیات انسانی کے ہر شعبہ پر انہیں کا قبضہ و تصرف ہے۔ مرد کی حقیقت اس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے۔ کہ وہ عورت کا فرمانبردار غلام ہے۔ اور اسکی خواہشات اور ارادوں کے پورا کرنیکا آلۂ کار ہے۔ جزیرۂ ٹیلبورن میں عورتوں کی تعداد بھی مردوں سے بہت زیادہ ہے۔ پروفیسر کسرنانڈس نے حکومت میکسیکو سے اپیل کی ہے کہ وہ اس عجیب و غریب جزیرہ کی طرف متوجہ ہو۔ (البلاغ قاہرہ)

لیموں کے فائدے

طریقہ استعمال اور خوراک چھ ماشہ سے ایک تولہ تک لیموں کے رس کو ایک پیالہ گرم یا سرد پانی میں ملاؤ۔ اور بیمار کو پینے کیلئے دن میں تین یا چار دفعہ دو۔ بیرونی طور پر بھی محلول زخموں وغیرہ کے دھونے میں کام آتا ہے۔ اور اعلیٰ ٹنکچر آیوڈین کا کام دیتا ہے۔

سر۔ کچا لیموں کاٹ کر سر میں ملو۔ کھجلی اور خشکی کیلئے بہت مفید ہے۔ بالوں کو نرم پتلا اور ملائم کرتا ہے۔ سر بھاری معلوم ہو تو دو خوراک اندرونی طور پر اور ایک لیموں بیرونی طور پر استعمال کرو۔ سر درد ہو تو ایک لیموں ماتھے اور کنپٹیوں پر ملو۔

چہرہ۔ رات کو سوتے وقت آدھا لیموں چہرہ پر ہر روز ملو۔ اور پھر دیکھنا کہ کتنی جلدی چہرہ کا رنگ نکھارتا ہے۔ کیل جو چہرہ کی خوبصورتی میں سدراہ ہیں پیدا ہی نہیں ہوتے۔ چہرہ کی جلد سرخی مائل اور صاف ستھری ہو جاتی ہے۔

دانت اور منہ۔ دانتوں پر داتن یا برش سے رس ملو۔ لیموں کا چھلکا مسوڑوں اور دانتوں کو مضبوط بناتا ہے۔ جو بیماری کے کیڑے دانتوں کو کھوکھلا کر دیتے اور کھا جاتے ہیں یا وہ انکے استعمال سے مر جاتے ہیں۔ بدہضمی اور تعفن پیدا کرنیوالے مادے صرف لیموں کے غرارے کرنے سے دفع ہو جاتے ہیں اور نقصان کا احتمال نہیں رہتا۔

پیچش بدہضمی اور دستوں میں ایک پیالہ نیم گرم پانی میں تقریباً ایک تولہ رس ڈال کر پئیں۔ معدہ اور انتڑیوں کی تمام بیماریوں کو رفع کر دیگا۔ دستوں میں ہر دست کے بعد ایک خوراک استعمال کریں۔ اور جبتک آرام نہ آجائے ٹھوس خوراک استعمال نہ کیجائے۔

زکام ہو گیا ہو تو ایک لیموں لیکر گرم راکھ میں دبا دیں جب وہ خوب پک کر موٹا ہو جائے۔ اور پھوٹ جائے تو اسکے ایک چمچہ رس میں تھوڑا سا شہد ملا کر دن میں تین چار دفعہ استعمال کریں۔ جبتک آرام نہ آجائے ٹھوس خوراک بند رکھیں۔

دل اور جگر کے تمام امراض میں بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔ اسکے برابر خون صاف کرنیوالا شاید ہی کوئی پھل ہو۔

تپ۔ جب حرارت زیادہ ہو جائے تو بیمار کو لیموں چوسنے کیلئے دینا مفید ہے۔ جس سے حرارت کم ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹروں نے تجربات سے ثابت کیا ہے کہ ملیریا میں کونین کی بجائے لیموں کا رس دینا بیمار کے لئے زیادہ مفید ہے۔

متفرق۔ گلے کی بیماریوں میں لیموں کے رس کو نیم گرم پانی میں ملا کر غرارے کرانا ازحد مفید ہے۔

زخموں کو دھونے کیلئے پوٹاسیم پرمینگنٹ کا کام دیتا ہے تازہ رس ٹنکچر آیوڈین کی بجائے استعمال ہو سکتا ہے۔

صبح سویرے اور رات کو سوتے وقت ایک پیالہ پانی میں آدھا

لیموں نچوڑ کر پینا معدے انتڑیوں دل جگر اور تلی کی تمام بیماریوں کو رفع کرتا ہے ؛

جسمانی حرارت بڑھ جانے پر لیموں کو چوسیں۔ یا شکنجبین بنا کر پئیں۔ چہرہ کے کیل اور چھائیاں لیموں کا رس اور چھلکا ملنے سے دور ہو جاتی ہیں۔ لیموں سے زیادہ رس نکالنا درکار ہو تو نچوڑنے سے پہلے گرم راکھ میں یا گرم پانی میں تھوڑی دیر کے لئے رہنے دیں ؛

لیموں تازہ رکھنا منظور ہو تو اسکو ویزلین موم یا شہد سے چپڑ دیں۔ مدت تک خراب نہ ہوں گے ؛ (عورتوں کا اخبار)

دُعا

اے خدا زمین آسمان کے مالک بندوں کے مالک کہ تیری قدرت کا زبردست ہاتھ ہر ایک کی گردن پر ہے۔ اے دروازے رحمت کے کھولنے والے ہر طرح کے اسباب کے مہیا کر دینے والے ہمارے واسطے وہ سبب اور سامان مہیا فرما جو ہماری درخواست و طلب سے بڑھکر ہے ؛

پیارے خدایا ہم کو خاص اپنے کام میں مشغول ہونیکی توفیق عنایت فرما کہ ہم تیرے ہی انصاف و داد سے تسلی یاب ہوں۔ تیری مخلوق سے کوئی تمنا اور آرزو ہم کو نہ رہے۔ ہمارا انس و محبت اگر ہو تو تجھ سے ہو تیرے غیر سے تعلق خاطر ہمیں وبال جان ہو تیری تقدیر پر رضامندی ہماری خوشی ہو تیری طرف سے کسی زحمت و بلا کے آنے پر ہمیں صبر آ جائے۔ صرف تیرے ہی عطا پر ہم قناعت کرنیوالے ہوں اور تیری ہی نعمتوں کے شکر گذار محض تیری ہی یاد سے ہمیں لذت ملے اور تیری ہی سچی کتاب ہمارے لئے راحت اور شادمانی کا باعث ہو۔ رات کے درمیان سنسان گھڑیوں اور دن کے آغاز و انجام پر ہمیں تیری ہی ذات پاک کے ساتھ رازگوئی کی عزت حاصل ہو وہ دنیا جو تیری پاک یاد سے غافل کرنیوالی ہے اس سے ہم کنارہ کش ہو جائیں۔ اور آخرت سے دوستی اور محبت کا لگاؤ پیدا کریں تیری ملاقات کا شوق غالب ہو تیری ہی جناب کی طرف ہر وقت متوجہ رہیں گویا کہ ہم ہر وقت موت کیلئے تیار بیٹھے ہیں اور سمجھیں کہ یہی ایک سچی راہ ہے جس راہ سے ہم کو تیرے حضور میں حاضر ہونا ہے۔ آمین ثم آمین ؛

راقمہ خاکسار لیاقت النساء بیگم ملب گڑھ ضلع گوڑگانواں

وصیتیں

وصیت ۳۱۰۷ - میں رضیہ بیگم زوجہ چودھری کمال الدین قوم راجپوت عمر ۲۶ سال بیعت سنہ ۱۹۱۹ء ساکن ملا ضلع لدھیانہ (حال جڑانوالہ کٹ گنج) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۱۹ ستمبر سنہ ۱۹۲۹ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے زیور طلائی ۱۲ تولہ نقرئی ۱۶۶ ½ تولہ نقد مبلغ ما مہ روپیہ کل نقد و قیمت زیور بموجب شرح موجودہ عمہ روپیہ ہے اسمیں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور مندرجہ بالا رقم کا ۱/۱۰ حصہ لعہ مع شرط اول عہ وصیت ہذا کے ساتھ داخل کرتی ہوں اور آئندہ بھی ۱/۱۰ حصہ ہمیشہ خزانہ صدر انجمن میں داخل کرتی رہونگی نقدی کی صورت میں میرے پاس کوئی آمدن آتی رہی تو اور اگر میری وفات کے بعد مندرجہ بالا جائداد کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی

العبد رضیہ بیگم موصیہ بقلم خود گواہ شد۔ کمال الدین خاوند موصیہ بقلم خود گواہ شد فضل الدین۔ سیالکوٹ۔ گواہ شد محمد عبد اللہ پٹواری نہر

وصیت ۳۱۶۰ - میں سید بیگم زوجہ خان بہادر چوہدری محمد الدین صاحب قوم جٹ باجوہ عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۰۵ء ساکن تلونڈی عنایت خاں ڈاکخانہ پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۱۲/۱۹۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرے مرنے کی وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجاوے گی میری موجودہ جائداد اسوقت حسب ذیل ہے زیور قیمتی ۶۰۰

العبد سید بیگم موصیہ۔ گواہ شد محمد حسین سکرٹری وصایا بقلم خود گواہ شد محمد سعید اللہ خان بہادر چوہدری محمد الدین۔ مالیر کوٹلہ

وصیت ۳۱۷۷ - میں شریفہ بیگم بنت خان بہادر چوہدری محمد الدین قوم جٹ باجوہ عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی عنایت اللہ خاں ڈاکخانہ پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی

ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ دسمبر ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے ۔ حق مہر ۵۰۰ زیور قیمتی ۲۰۰ = کل ۷۰۰ روپیہ ہے ۔ لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں ہے مجھے اپنے جیب خرچ کے لئے ۱۰ روپیہ ملتا ہے ۔ ایک روپیہ ماہوار میں بمد وصیت چندہ دیا کرونگی اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں ۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو ۔ اسکے بھی تیسرے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جاوے گا ۔ العبد شریفہ بیگم موصیہ بقلم خود ۔ گواہ شد محمد حسین سکرٹری وصایا سیالکوٹ ۔ گواہ شد محمد لطیف سب جج انبالہ بقلم خود ؛

یکم مارچ کے تین حرفی معمے

ان تین حرفی معموں کے حل کرنیوالیوں کے نام چھپ چکے ہیں ۔ علاوہ ازیں اہلیہ سید کریم بخش صاحب احمدی کسٹم کلکتہ ۔ اور سیدہ رضیہ بیگم چک ۵۶۸ الف نے بھی یہ معمے صحیح حل کئے ہیں ؛

یکم اپریل کے صفحہ ۱۵ کے معموں کا حل

لڑکی کا نام سعید اختر ۔ شہر کا نام جھنگ ۔ مشہور عورت کا نام ہیر ۔ (معانی) نیک ستارہ ۔ جنگ ۔ ہئیر ۔ بمعنی بال ؛

(۲)

پہلے وہ آدمی اپنے ہمراہ کشتی میں بکری کو لیجائے ۔ اور دوسری دفعہ شیر کو لیجائے اور واپسی پر بکری کو واپس لاکر چھوڑ جائے اور گھاس کا پولا اپنے ہمراہ لیجائے اور پھر آکر بکری کو لیجائے ؛ اہلیہ قاضی نور محمد کاتب قادیان ۔ یہ صحیح جواب امۃ الحفیظ بقاپوری نے بھی لکھا ہے ؛

دارالامان کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز درس القرآن فرماتے ہیں ۔ ہفتہ کے روز خواتین میں درس ہوتا ہے ؛

۲ ۔ چند مفسدہ پردازوں کی طرف سے جو اخبار مباہلہ شائع کیا جاتا تھا ۔ اس میں حضور اور حضور کے اہلبیت کی نسبت نہایت ناپاک افتراء اور بہتان ان بد باطن لوگوں نے چھاپے ۔ جس کی وجہ سے تمام جماعت احمدیہ میں رنج و غصے کی لہر دوڑ رہی ہے ۔ اور حضرت امام کی طرف سے بار بار صبر و سکون کی تعلیم نہ ہوتی ۔ تو نتائج نہایت خطرناک نکلتے ۔ اب ان کو زیر دفعہ ۱۵۳ و ۲۹۲ تعزیرات ہند گرفتار کیا گیا ہے ۔ اور ان کے مکان کی تلاشی بھی پولیس لے چکی ہے ؛

کشیدہ کاڑھنے والی مشین

یہی وہ مشین ہے جس سے نہایت خوبصورت بیل بوٹے اور ہر طرح کی گل کاریاں اور پھول پتے ۔ بچوں کی ٹوپیوں ۔ تکیوں کے غلافوں پر بنائے جاسکتے ہیں ۔ کوئی باسلیقہ گھر اس سے خالی نہیں رہنا چاہیئے ۔ قیمت اس مشین کی چار روپے آٹھ آنے ہے ۔ مگر ہم ان چند مشینوں کو نکالنے کے لئے جو ہمارے پاس ایک حساب میں آگئی ہیں دو روپے آٹھ آنے فی مشین علاوہ محصول ڈاک دیدینگے ؛

درخواستیں مینیجر مصباح قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰
اخبار مصباح - قادیان دارالامان - ضلع گورداسپور (پنجاب)

راقمہ صغرا بیگم اہلیہ شیخ غلام حسین صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ نئی دہلی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا